ڈاکٹر عبدالقدوس ابوصالح……مرکزی صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی کا پیغام

پاکستان کے ادیبوں، شاعروں اور عالمی رابطہ ادب اسلامی کے اراکین کے نام

ترتیب: ڈاکٹر محمود الحسن عارف

ڈاکٹر عبدالقدوس ابوصالح…… نے استانبول میں منعقد ہونے والے سیمینار سے فراغت کے بعد پاکستان کے مندوب ڈاکٹر محمود الحسن عارف سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ ڈاکٹر محمود الحسن عارف صاحب سے مجلس امناء کے اجلاس میں تعارف ہوا، ہم سمجھتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب عمر رسیدہ آدمی ہوں گے، لیکن جب ملاقات ہوئی تو (ہم نے دیکھا کہ وہ) الحمدللہ جوان ہیں۔ مولانا فضل الرحیم صاحب جو کہ لطیف الطبع اور نرم دل شخص ہیں، بیمار ہیں۔ تمام لوگوں سے میری درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لیے دعا فرمادیں، جس بیماری کی وجہ سے وہ یہاں آنے سے قاصر رہے اور یہ بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر مکتب اقلیم پاکستان مکتب کے کام کو بخوبی سرانجام دے سکیں، اور یہ آپ سب کو معلوم ہے وہ مقصد کتنا عظیم ہے، جس مقصد کے لیے مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ نے اس کام کی بنیاد رکھی۔ آپ رابطہ کے کسی جلسے یا کبھی بھی اجتماع سے پیچھے نہ رہتے تھے، جب بھی اور جہاں بھی رابطہ کا کوئی اجلاس ہوتا تو مولانا ابوالحسن علی ندویؒ وہاں ضرور تشریف لے جاتے تھے، آپ حقیقی معنوں میں ایک عالمِ دین، داعی، صاحب تقوی، اسلام کے ایک عظیم مبلغ اور خطیب تھے۔ آپ ادیب اور مؤرخ بھی تھے اور آپ کا دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا ہوا تھا، آپ یقیناً اولیاء اللہ اور صالحین میں سے تھے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اپنے بڑوں کے محاسن اور خوبیوں کو بیان کیا کرو اور حضرت مولانا میں تو بڑے محاسن اور بڑی خوبیاں تھیں، جہاں تک ہمیں معلوم ہیں اور جو کچھ ہم نے ان سے سیکھا ہے حقیقت میں وہی رابطے کے شیخ اور مؤسس اور وہی داعی تھے۔ رابطہ کے جتنے کام اب تک ہورہے ہیں،

انہی کی دعاؤں کی برکت ہے، ان کی یہ بات مجھے کبھی نہیں بھولتی جو انہوں نے اس وقت، جب میری ان سے آخری ملاقات ہوئی تھی، کہی تھی کہ اللہ تعالی سے یہ دعاء کرو کہ اللہ تعالی مسلمانوں کے حکام کو توفیق دے کہ وہ اسلامی ادب سے استفادہ کریں۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ حضرت صاحب نظر اور صاحب بصیرت بزرگ تھے اور ادب اسلامی پر گہری نظر رکھتے تھے۔ مگر اب زمانہ بدل رہا ہے، ہمارا کوئی بھائی یا ہماری کوئی بہن چاہے، جہاں کہیں کام کر رہے ہوں۔ یونیورسٹی یا کالج میں ہوں، اب کوئی بھی اسلامی ادب نہیں پڑھتا، بلکہ آج کل میڈیا کا دور ہے، ہر شخص مختلف چینلز دیکھتا ہے، کوئی ان میں سے ڈرامے کا اور کوئی کسی دوسرے عنوان کا شوقین ہے، لیکن اگر ہم کوشش کریں تو ہم انہیں اسلامی ادب یا قصہ یا ڈرامہ یا شعر و شاعری پڑھنے کی طرف لا سکتے ہیں، مجھے یاد ہے کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے جنوبی ہند میں واقع ندوہ (لکھنؤ) میں جب میری ان سے ملاقات ہوئی اور ندوہ میں ادب اسلامی کے حوالہ سے ایک اجلاس بلایا گیا تھا اور اس اجلاس میں مختلف ممالک سے اور خاص کر سعودی عرب سے کئی وفود آئے تھے۔ افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے فرمایا تھا:

اے بھائیو! آج کل تمام عالم کو ایک ہی کلمہ یا ایک ہی قلم نے محکوم بنا رکھا ہے۔

جب ان کی تقریر ختم ہوئی تو میں، ان کا ایک ناچیز شاگرد آگے بڑھا اور ان سے کہا کہ مولانا آج کل دنیا پر یا تو ڈالر حکمرانی کر رہا ہے یا پھر میزائل تو انہوں نے فرمایا کہ ڈالر یا میزائل سے آگے بھی کئی ایسی چیزیں ہیں، جن سے عالم مزین ہو سکتا ہے اور وہ عالم کو مزین کرنے والی قلم ہے، جس سے موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ یا میڈیا نے جنم لیا، مولانا کے مطابق اس سے مکمل تبلیغ کا کام لیا جا سکتا ہے۔ آج کل ''میڈیا'' ادب کا ایک حصہ بن چکا ہے۔

میرے عزیز بھائیو! اور میری بہنو! میں دیکھتا ہوں ہمارے رابطہ کے بہت بڑے بڑے کام ہم کر رہے ہیں، لیکن عصر حاضر کے تناظر میں یہ سب کافی نہیں ہے، کیونکہ جو میڈیا کا کام ہے یہ ہمارے ہاں بہت کمزور بلکہ کالعدم ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ ذرائع ابلاغ سے بھرپور کام لیں اور ان وسائل کو بروئے کار لائیں اور ان قوتوں کا مقابلہ کریں جو کہ اسلام اور اسلامی ادب کے خلاف کام کر رہی ہیں، جیسے کہ مجلس امناء میں بھی یہ بات طے پائی ہے کہ یہ سال میڈیا کے سال کے طور پر منایا جائے گا اور ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال کیا جائے گا، خواہ ذرائع روایتی قسم کے ہوں یا غیر روایتی اور اس کام کو ہم آگے

بڑھانا ہے، اس مقصد کے لیے جو اجلاس استانبول میں بلایا گیا ہے، اس میں لائحہ عمل طے کیا گیا ہے جس کا موضوع تھا ''ذرائع ابلاغ اور اس کے ادب اسلامی پر اثرات''

بحمد اللہ یہ اجلاس یا یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ اس کی تفصیلات کے بارے میں بھائی ڈاکٹر محمود الحسن عارف آپ کو آگاہ کریں گے، کیونکہ انہوں نے اکثر اجلاسوں میں شرکت کی ہے، ماسواء اختتامی اجلاس کے جو کہ بلدیہ استانبول کے ایک بہت بڑے ہال میں منعقد ہوا تھا، جس کو ''بیرم شاہ'' کہا جاتا ہے جس میں بہت سے ارکان رابطہ نے شرکت کی، جن سے پورا کانفرنس روم مزین ہو گیا تھا، مہمانوں کو رئیس بلدیہ نے ظہرانہ بھی دیا، جو مملکت ترکیہ کی اسلام اور ادب اسلامی سے محبت کی دلیل ہے اور ان شاء اللہ یہ محبت قائم رہے گی۔ ایک دفعہ پہلے بھی رئیس بلدیہ کی طرف سے ارکان رابطہ کے لیے اسی طرح کی مہمان نوازی ہوئی تھی، یہ کئی برس پہلے کی بات ہے اور یہ چوتھی کانفرنس ہے، جو کہ ہم نے استانبول شہر میں منعقد کی ہے جو کہ ''خلافت اسلامی'' کا پرانا مرکز ہے۔

افتتاحی اجلاس میں استانبول کے رئیس بلدیہ بیرم شاہ نے بھی خطاب کیا، اس اجلاس کا قرآن کریم کی تلاوت سے افتتاح ہوا، پھر تقاریر ہوئیں۔ تقریب میں ایک قصیدہ سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کے متعلق بھی پڑھا گیا، جس کی وجہ سے استانبول اور اس کے ملحقہ علاقے اسلام کے قلعے بنے۔

آخر میں اقلیم پاکستان کے کارکنان کو میں تاکید کرتا ہوں کہ وہ اپنا کام بہت اچھے عمدہ طریقے سے سرانجام دیں اور آپس کے اختلاف سے گریز کریں جو کہ سابقہ انتخابات کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے، جن کی وجہ سے بہت سے کام التوا کا شکار رہے اور پورے ملک میں ان کے منفی اثرات مرتب ہوئے۔

علامہ اقبال ...... شاعر اسلام پر بین الاقوامی سیمینار پاکستان کے سیاسی حالات کی وجہ سے ملتوی ہوا ہے، یہ سیمینار ہمارے ایجنڈے پر ہے، جیسے ہی حالات بہتر ہوں گے...... یہ اجلاس فوراً بلا لیا جائے گا۔

آخر میں آپ سب کو میری طرف سے آپس میں محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہنے اور اپنے کاموں پر توجہ دینے کا مشورہ ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو...... والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ......

عالمی رابطہ ادب اسلامی کے مرکزی صدر ڈاکٹر عبدالقدوس ابو صالح کا خط بنام...... حافظ فضل الرحیم:

برادر مکرم...... حافظ فضل الرحیم

صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی، پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ......

میں آپ کو عید الفطر کی مبارک باد دیتا ہوں......اللہ تعالیٰ اسے آپ اور تمام برادر مسلمانوں پر خیر و عافیت کے ساتھ بار بار لائے...... بے شک وہی تمام دعائیں سننے اور قبول کرنے والا ہے......

چند وجوہ کی بنا پر مجلس اُمناء کے فیصلوں کی ترسیل میں تاخیر ہوئی......جن میں سے ایک وجہ یہ تھی کہ ہم ان فیصلوں کو...... ''ترامیم'' کے ساتھ...... مربوط کرنا چاہتے تھے، جن کو...... عالمی رابطہ ادب اسلامی کے ''نظام اساسی'' اور ''انتخابی طریقہ کار'' میں شامل کرنا ضروری ہے......اور اس کی بنیاد مجلس امناء کے آخری اجلاس میں منظور...... ہونے والی ترامیم پر ہے......

اسی بنا پر مجھے امید ہے کہ آپ ان ترمیمات کو اپنے پاس موجود اس نسخے سے جو مجلس منتظمہ کے ہاں...... رابطہ کے نظام اور انتخابی طریقہ کار دونوں کے متعلق معتبر ہے، شامل کرلیں گے......اسی طرح ہم آپ کی خدمت میں دو اور تجاویز اس امید کے ساتھ بھجوا رہے ہیں کہ ''مجلس امناء'' کا ہر رکن ان کے متعلق اپنی رائے دے گا...... یہ اس لیے کہ تاکہ ان دونوں قراردادوں کی منظوری مجلس امناء کے آئندہ اجلاس تک مؤخر نہ رہے......اسی طرح میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان باتوں کا بھی مطالعہ کریں گے جن پر ''مجلس عمومی'' کے اجلاس (مؤتمر) میں اتفاق ہوا ہے...... تاکہ آپ ہمیں اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کے متعلق بتائیں تاکہ ان سے آئندہ اجلاس عام (مؤتمر) میں استفادہ کیا جا سکے، اسی طرح...... ان عمومی اجلاسوں کے بارے میں بھی، جو اس سے پہلے ہو چکے ہیں......ہمیں یہ بھی امید ہے...... کہ آپ ان کے متعلق اپنی رائے لکھیں گے خواہ وہ کیسی بھی ہو اور اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کریں گے......اس لیے کہ ہم حسن نیت اور مقصد کی سلامتی کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ دل کی کشادگی کے بھی قائل ہیں...... جو رابطہ کے تمام ذمہ داروں کے ہاں یکساں طور پر...... ملتی ہے، خواہ وہ علاقائی دفاتر میں ہوں یا دونوں مرکزی دفاتر میں، یا اس عبد فقیر کے ہاں، جو صدر رابطہ ہے......عنقریب اسی طرح کا ہم خط ان تمام اراکین کو لکھیں گے جو...... مجلس عمومی کے اجلاس میں شامل ہوئے تھے...... یہ ترمیمات درج ذیل ہیں:

(ا) النظام الاساسی میں ترمیمات

النظام الاساسی (عربی) کے صفحہ ۱۰ (اردو دستور اساسی، صفحہ ۱۳ بذیل دفعہ ۷، شق ۱) کی پہلی سطر

میں درج ذیل ہوں گی:

مجلس امناء:

مجلس امناء کے ارکان یہ ہوں گے:

(ا) رابطہ کا صدر اور نائب صدور

(ب) تمام علاقائی (اقلیمی) دفاتر کے صدور

(ج) علاقائی (اقلیمی) دفاتر کے صدور کے نامینا یسے اقلیمی دفاتر میں جہاں ارکان عاملہ کی تعداد ۱۰۰...... سے زیادہ ہو۔

(۲) النظام الاساسی (عربی) صفحہ ۷ اشق ۱۰ اردو (ص ۲۳-دفعہ ۲) کی پہلی سطر درج ذیل ہوگی:

''ہر علاقائی دفتر کا نظام مجلس منتظمہ چلائے گی''۔ جس کے اراکین کی تعداد ۵ یا ۷ ہوگی بشرطیکہ ...... (سابقہ عبارت میں ۵ سے ۷ اراکین کا ذکر ہے)۔

(۳) النظام الاساسی، صفحہ ۱۸...... (دفعہ ۱) اور اس کی اسی شق کی ابتدائی دو سطریں یوں ہوگی:

(اور صدر کی رابطے کی رکنیت پر) ''پانچ سال گزر چکے ہوں اور اس کے بعد سب سے زیادہ ووٹ لینے والا، نائب صدر شمار ہوگا اور رابطے کا صدر...... مجلس عمومی کے دوسرے اراکین سے مشورے کے بعد۔ درج ذیل عہدوں پر افراد کا تقرر کرے گا''......

(۲) انتخابی طریقہ کار (دستور) میں ترمیمات:

شق ۱۳ کے آخر میں...... یہ اضافہ کیا جائے:

''اور وہ شخص جو اس کے بعد سب سے زیادہ ووٹ لے گا وہ نائب صدر ہوگا اور صدر ''رابطہ'' کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ ادیب ہو، یا ادب کے ساتھ مختص شخص ہو اور یہ کہ اس کی رابطہ کی رکنیت پر پانچ برس گزر چکے ہوں''۔

(۳) دو مجوزہ ترمیمات:

ہم ان میں سے ہر ایک کے متعلق...... ہر دفتر کے صدر اور اس کے نائب کی رائے کے منتظر رہیں گے، بشرطیکہ...... نائب صدر بھی مجلس امناء کا رکن ہو، یعنی یہ کہ مجلس امناء میں اس علاقائی دفتر کے دو ارکان ہوں۔

۱۔ نظام اسامی (دستور) میں پہلی ترمیم:

دستور اساسی (عربی) صفحہ ۱۷...... دفعہ ۱۰، شق نمبر ۲، میں تجویز کرتا ہوں کہ اس دفعہ میں درج

ذیل اضافہ کیا جائے۔

نائب صدر کے متعلق یہ شرط ہوگی اس کی رابطہ کی رکنیت پر تین برس گزر چکے ہوں۔

اس دفعہ کے اضافے کی یہ تجویز میں اس لیے پیش کر رہا ہوں تا کہ یہاں ...... رابطہ کے نظام اساسی میں...... صدر رابطہ کے لیے جو شرط رکھی گئی ہے کہ اس کی رابطہ کی رکنیت پر پانچ برس گزر گئے ہوں کے ساتھ مناسبت پیدا کی جا سکے۔

جہاں تک اس شرط کا تعلق ہے کہ وہ ادیب ہو یا ادب کے ساتھ مختص ہو، تو اس کی ضرورت نہیں، اس لیے کہ اس صورت میں نائب صدر کے انتخاب میں خوانخواہ کی تنگی پیدا ہو جائے گی۔

۲۔ دو مجوزہ ترمیم:

انتخابی طریقہ کار کی دفعہ ۱۴ کے متعلق، میں تجویز کرتا ہوں کہ اس شق کے آخر میں درج ذیل عبارت حذف کر دی جائے۔''

''اور یہی معاملہ اسی طرح کے ہر اضافے پر دہرایا جائے۔''

تجویز پیش کرنے کی وجوہات یہ ہیں:

اول یہ کہ: یہ اندیشہ کہ مجلس امناء کے اراکین کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جائے گی جس کی بنا پر مجلس امناء کے اجلاسوں میں دقت پیش آئے گی اور اس کے ساتھ مالی ذمہ داری بھی بڑھے گی کیونکہ مجلس امناء کے اراکین بڑھ جائیں گے، جس کے اجلاس سالانہ طور پر منعقد ہوتے ہیں یا کچھ وقت کے بعد منعقد ہوتے ہیں، جیسے بھی ممکن ہو سکے۔

اس خط کے ہمراہ ہم آپ کی طرف وہ تجاویز بھی ارسال کر رہے ہیں جو رابطہ کے مشیر اعلامی ڈاکٹر احمد حسن محمد نے مطالعہ کیلئے ارسال کی ہے اور اس سلسلے میں جو مجوزہ موضوعات ہوں وہ ارسال کریں تا کہ ادب اسلامی کے میدان میں جامع رسائل اور تحقیقی فیصلے سامنے آئیں۔

واللہ الموفق

دستخط

(ڈاکٹر عبدالقدوس ابو صالح)

مرکزی صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی

(نوٹ: صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی، پاکستان کی طرف...... خط میں دی گئی، دونوں تجاویز سے اتفاق کیا گیا)۔